عیدالاضحیٰ کے متعلق چند ضروری مسائل

ترتیب: حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ۔ بانی جامعہ علوم اثریہ جہلم

عیدالاضحیٰ کی نماز سے قبل کچھ نہ کھانا سنت ہے، نماز کے بعد کھانا چاہیے، بلکہ قربانی کے جانور کا گوشت کھانا مسنون ہے۔ البتہ نماز عید تک نہ کھانے کو روزہ کا نام دینا کسی طور جائز نہیں ہے۔ عید کے روز صبح سویرے غسل کر کے حسب حیثیت اچھے کپڑے پہن کر (مرد خوشبو بھی لگا کر) عیدگاہ جائیں۔ مردوں کو ریشمی لباس یا سونا نہیں پہننا چاہیے، پھر پیدل عیدگاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جائیں۔ عورتوں کو بھی نماز عید کیلئے ضرور لے جائیں مگر بن سنور کر نہ جائیں بلکہ سادگی کو ملحوظ رکھیں۔ جھنکار پیدا کرنے والا زیور، بھڑکیلا لباس اور پھیلنے والی خوشبو مت لگائیں۔ اس میں مروجہ چوڑیاں بھی شامل ہیں، نماز عید کے بعد راستہ بدل کر اور تکبیریں کہتے ہوئے آئیں۔

الله أكبر الله أكبر لا اله الا الله والله أكبر الله أكبر و لله الحمد، الله أكبر كبيراً والحمدلله كثيراً، سبحان الله بكرةً و أصيلا ھدیہ تبریک ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوئے ''عید مبارک'' کہنے کی بجائے یہ الفاظ کہنے چاہئیں: ''تقبل الله منی و منک''

یوم عرفہ کا روزہ: ذوالحجہ کو روزہ رکھنے والے کے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ) اور عاشورہ کا روزہ گزشتہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم) یوم عرفہ کی عبادت کا اجر ایک ہزار دن کی عبادت کے برابر ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حاجی کو حج کی حالت میں عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (ابوداؤد)

تکبیرات: 9 ذوالحجہ کو فجر سے لے کر تیرہ کی نماز عصر تک ہر نماز کے بعد با آواز بلند تکبیرات پڑھنا مسنون ہے۔

عشرۂ ذوالحجہ میں روزہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اگر کوئی روزہ رکھے تو ہر روزہ کا ثواب سال بھر کے برابر ملتا ہے اور رات کے قیام کا ثواب شب قدر کے برابر ملتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

قربانی کا وقت: قربانی نماز عید کے بعد کرنی چاہیے۔ نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں یہ حکم شہری اور دیہاتی دونوں کیلئے برابر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ آپ ﷺ کو پتہ چلا تو اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا اور پھر ہمیشہ کیلئے حکم دے دیا کہ کوئی شخص نماز

پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے اور قربانی دسویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک جائز ہے۔(مؤطا، دارقطنی)

قربانی کا جانور: قربانی کا جانور دیکھ بھال کر لینا چاہیے، جو ہر عیب سے پاک ہو، دبلا پتلا نہ ہو، سینگ ٹوٹا، کان کٹا، بوڑھا، مریض لنگڑا اور کانا (بھینگا) نہ ہو، ہاں اگر خریدنے کے بعد عیب پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، جانور کا خصی یا حاملہ ہونا بھی عیب نہیں بلکہ نبی ﷺ نے جو دو مینڈھے ذبح کئے تھے وہ خصی تھے۔

قربانی کے جانوروں کا تبادلہ: قربانی کیلئے مقرر شدہ جانوروں کا دوسرے جانور سے تبادلہ بھی جائز نہیں (فتح الباری) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے اگر خود نہیں کر سکتا تو کم از کم ذبح کے وقت جانور کے پاس موجود رہنا ضروری ہے۔

قربانی کی کھال خود فروخت کرنا منع ہے: قربانی کی کھال یا چمڑا غرباء اور مساکین فی سبیل اللہ کو دے دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی قربانی کا چمڑا بیچ کر (اس کی رقم اپنے پاس رکھ لے) تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوگی۔ یعنی وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہا۔ اس ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قربانی کے چمڑے کو فروخت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے نیز قصاب کو ذبح کرنے کی اجرت بھی الگ اپنے پاس سے دینی چاہیے۔

حجامت کی ممانعت: جو شخص (مرد یا عورت) قربانی کرنا چاہے، وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے لے کر قربانی دینے تک حجامت نہ بنائے، نہ ناخن کٹوائے جب تک کہ وہ قربانی کا جانور ذبح نہ کر لے۔ (ابوداؤد) جس شخص کو قربانی کی استطاعت نہ ہو وہ بھی اگر ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے اور نماز عید کے بعد حجامت بنائے تو اس کو اللہ تعالیٰ قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

قربانی کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سنة أبيكم ابراهيم) ترجمہ: ''تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔'' (مسند احمد، ابن ماجہ)

قربانی کے فضائل: عید کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں جس کا ثواب قربانی سے زیادہ ہو، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالیتا ہے۔ قربانی کا جانور اپنے سینگ، کھر، بال، گوشت، خون سمیت لایا جائے گا اور اس کا ثواب ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائے گا۔ (ترمذی) قربانی کے

جانور کے ہر ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔قربانی کرنے والے کے تمام سابقہ گناہ قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

قربانی کی تاکید: حضور اکرم ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت کو جو استطاعت رکھتا ہے قربانی کرنے کا حکم دیا ہے اور سخت وعید فرمائی ہے کہ جو طاقت کے باوجود قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ نہ آئے۔قربانی کیلئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں تھوڑی سی استطاعت رکھنے والا بھی قربانی کر کے ثواب حاصل کرسکتا ہے یاد رہے کہ جو شخص سودی قرض لے کر قربانی کرے اس کی قربانی قبول نہ ہوگی۔

قربانی کے جانور اور ان کا دوندا ہونا: بکرا، بھیڑ، دنبہ، مینڈھا، گائے، اونٹ درست ہیں، اونٹ میں دس اور گائے میں سات حصہ دار شامل ہو سکتے ہیں۔ایک بھیڑ، بکری، دنبہ ایک گھر کے تمام افراد کی طرف سے (جو ایک چولہے پر کھانا کھاتے ہوں) کافی ہے۔اگرچہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔(ابوداؤد) ارشاد نبویؐ ہے:''قربانی میں صرف (مسنۃ) یعنی: دوندا ذبح کرو، اگر مسنہ نہ مل سکے تو بھیڑ کا (جذعۃ) ذبح کرو، مسنہ کے معنی دو دانت والا (مجمع البحار) جب بکرا، بکری، دنبہ، گائے، بیل دو دانت والے ہو جائیں تو خواہ وہ دو برس پورا ہو کر دوندے ہوں یا کم و بیش تو وہ جانور قربانی کیلئے درست ہیں۔ہاں! اگر ایسا جانور وقت پر نہ مل سکے تو بھیڑ کا جذعہ دے، جذعہ اس مینڈھا یا بھیڑ کو کہتے ہیں جو پورے ایک سال کا ہو اور یہ جمہور کا قول ہے (فتح الباری) چھ ماہ کے جانور کو جائز کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے۔

قربانی کا طریقہ اور گوشت: جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری کو خوب تیز کر لینا چاہیے اور جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھیں:''انی و جهت و جهی للذی فطر السمٰوات والأرض حنيفاً وما أنا من المشركين، ان صلاتی و نسكی و محیای ومماتی لله رب العالمين لا شريك له و بذالک أمرت و أنا من المسلمين اللهم منک و بک'' (نام لے کر) اور بسم الله الله أكبر کہہ کر ذبح کر دیں۔قربانی کا گوشت خود کھائے، اعزہ و احباب کو دے، مساکین میں تقسیم کرے، ذخیرہ کر لینا بھی جائز ہے۔ اپنے حصہ کے تین حصے کرنا ضروری نہیں۔نیز فوت شدگان کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا اور ان کی طرف سے قربانی کر کے ان کو ثواب پہنچانا اچھا ذریعہ ہے۔ایسی قربانی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔آپؐ کی تعلیم ہے۔ہاں! البتہ جو کسی کی طرف سے قربانی کرنا چاہے وہ پہلے اپنی قربانی کرے۔